عقد سلم، پاکستان کے اسلامی مالیاتی اداروں کی کارکردگی، عملی طریقہ کار اور طرقِ استعمال کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Studyof utilization of Salam, its performance and applications in Islamic banking of Pakistan

Muhammad Mushtaq Ahmed*
Zahid Channa**
Javeed Khan***

Abstract
In Islamic law of sale, subject matter of the sale must be existed and within the possession of the seller, however; Salam is one of the two exceptions of the general rule of this prohibition. Due to this liberty, Islamic financial institutions also offered salam as a product for providing liquidity to its customers. In this paper, firstly salam is described with conditions shortly and then briefly performance of Islamic banks in Pakistan while using salam based products is studies. Salam based products offered by Islamic banks are also examined in detail. It is observed that salam is under-utilized comparatively, it is also observed that agriculture sector in Pakistan is still not given attention to enjoy the benefit of the product.
Keywords: salam, currency salam, agriculture,

سلم کی لغوی تعریف:

سلم اور سلف تینوں حروف کے زبر کے ساتھ بولے جانے والے الفاظ ہیں اور عرب دونوں ایک ہی معنٰی میں بولتے ہیں۔[1]

سلم کی اصطلاحی تعریف:

علامہ ابن نجیمؒ فرماتے ہیں: هوأخذعاجلبآجل[2] یعنی مؤجل کو معجل چیز کے بدلے لے لینا۔

علامہ حصکفیؒ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بيع آجل هوالمسلمفيهلعاجلوهورأسالمال[3] یعنی معجل چیز جو رأس المال ہوتی ہے اس کے عوض مؤجل چیز کو خرید لینا۔

حضرات حنابلہ رحمہم اللہ کے ہاں بھی سلم کی تعریف حنفیہ کے قریب قریب ملتی ہے۔ علامہ مرداویؒ فرماتے ہیں۔

هوأنيسلمعينا حاضرا فی عوض موصوف فی الذمةالى أجل[4] یعنی عین حاضر (رأس المال) کے بدلے مستقبل میں کسی چیز کے سپردگی کی بیع کو سلم کہا جاتا ہے۔

ابن قدامہ المقدسی حنبلیؒ نے بھی اسی کے قریب قریب تعریف فرمائی ہے۔[5]

حنفیہ اور حنابلہ کے ہاں بیع سلم کی تعریف تقریباً ایک جیسی ہونے کی وجہ بظاہر یہ نظر آتی ہے کہ ان دونوں کے ہاں بیع سلم کے مجلس عقد میں راس المال پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔[6]

---

* Assistant Professor, Islamic Studies, University of Swat
** Shaheed Benazir Bhutto University, Benazirabad
*** Lecturer, Dpartment of Islamic and Arabic Studies, University of Sawat, Swat.

اسی طرح ان کے ہاں تصحیح سلم کے لئے مبیع جس کو عقد سلم میں مسلم فیہ کہا جاتا ہے کا موخر ہونا ضروری ہے اس لئے دونوں کے ہاں عقد سلم کی ایسی تعریف ملتی ہے جو ان دونوں شرطوں کا احاطہ کرتی ہو۔[7]

حضرات شوافع رحمہم اللہ کے ہاں اگرچہ بیع سلم میں مجلس عقد میں رأس المال پر قبضہ کرنے کی شرط ہے لیکن ان کے ہاں مسلم فیہ (مبیع) کا مؤخر ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ فرماتے ہیں کہ بیع سلم حالاً بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ مؤجلاً ہو سکتا ہے۔[8]

اس لئے وہ بیع سلم کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔ ''عقدعلی موصوف فی الذمۃببدلیعطیٰعاجلا''۔[9]

خطیب شربینی رحمۃ اللہ بیع سلم کی تعریف فرماتے ہوے رقم طراز ہیں۔ھوبیعشئی مو صوف فی الذمۃ[10] سلم ایسی چیز کی بیع ہے جو موصوف فی الذمہ ہو۔

حضرات مالکیہ رحمہم اللہ کے ہاں سلم کا موجلاً ہونا تو ضروری ہے لیکن ان کے ہاں یہ ضروری نہیں کہ رأس المال پر مجلس عقد میں قبضہ کیا جائے بلکہ ان کے ہاں دو، تین دن تک رأس المال پر قبضہ کرنے میں تاخیر کی گنجائش ہے۔[11]

ان کے ہاں عقد سلم کی تعریف یوں فرمائی گئی ہے۔ ''بیع معلوم فی الذمۃمحصوربالصفۃبعینحاضرأوھومافیحکمھاالیأجلمعلوم''[12] ایسی معلوم چیز کی مخصوص مدت تک بیع کرنا جو موصوف فی الذمہ بنے اور اس کو صفات کے ذریعہ متعین کیا گیا ہو کسی ایسی چیز کے بدلے میں جو حاضر ہو یا حاضر کے حکم میں ہو۔

سلم کی اہم اصطلاحات:

عقد سلم میں بائع کو مسلم الیہ، مشتری کو رب السلم یا مسلم، مبیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو رأس مال السلم کہا جاتا ہے۔[13]

سلم کی مشروعیت: عقد سلم کی مشروعیت کتاب اللہ،[14] احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم[15] اور اجماعِ امت[16] سے ثابت ہے اگرچہ اس کا ثبوت خلاف القیاس ہے جیسا کہ جمہور علماء کی رائے ہے کیونکہ بیع کے لئے مبیع کا بیع کے وقت موجود ہونا ضروری ہے لیکن معاشی اقتصادی مصلحت اور ضرورت عامہ کی بناء پر خلاف القیاس اس کی رخصت دی گئی تاکہ لوگوں پر تنگی نہ آئے۔ صاحب ھدایہ فرماتے ہیں۔ والقیاس و ان کان یآبا ھولکنا ترکناہ۔ قیاس اگرچہ اس کے موافق نہیں لیکن ہم نے اس کو ترک کر دیا ہے اجماع کی وجہ سے۔[17]

علامہ ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ کے ہاں سلم کا جواز خلاف القیاس نہیں بلکہ موافق القیاس نص سے ہے۔[18]

سلم کی خصوصی شرائط:

ا) کن اشیاء میں سلم صحیح ہے: بنیادی طور پر عقد سلم ان چیزوں میں جائز ہے جن کی کوالٹی اور مقدار کا مکمل طور پر تعین کیا جا سکتا ہو، لہذا ایسی اشیاء جن کی کوالٹی کا تعین نہیں ہو سکتا ان میں سلم نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسی اشیاء فریقین میں نزاع کا باعث بن سکتی ہیں۔[19] اس قاعدے کی بنیاد پر مخصوص کمپنی کی مخصوص گاڑیاں جن کا میک ایک ہو اور ایک ہی صنع کے ہوں اور جن کی صفات متعین ہوں ان کا سلم ہو سکتا ہے۔

۲) کسی متعین چیز یا متعین کھیت یا فارم کی پیداوار میں سلم نہیں ہو سکتا، مثلاً بائع یوں کہے کہ فلاں کھیت کی پیداوار مہیا کرے گا تو سلم صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اس مخصوص کھیت کی پیداوار کی سپردگی غیر یقینی ہے۔[20]

(۳) سلم کے جائز ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ خریدار پوری کی پوری قیمت عقد کے وقت ادا کرے کیونکہ اگر قیمت کی فی الفور ادائیگی نہ ہو تو مبیع تو دین ہی ہے ثمن بھی دین رہ جائے گا اور دین کی بیع دین کے ساتھ کرنا ممنوع ہے۔

علاوہ ازیں سلم کے جواز کی بنیادی حکمت بائع کی فوری ضرورت کو پورا کرنا ہے اگر قیمت اسے مکمل طور پر ادا نہیں کی جائی تو عقد کا بنیادی مقصد فوت ہو جائے گا۔

اس لئے تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ سلم میں قیمت کی مکمل ادائیگی ضروری ہے، البتہ امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ بائع خریدار کو دو تین دن کی رعایت دے سکتا ہے، یہ رعایت عقد کا باقاعدہ حصہ نہیں ہونی چاہے۔[21]

(۴) جن اشیاء میں سلم کرنا مقصود ہے انکی نوعیت اور معیار واضح طور پر متعین کر لی جائے نیز ان اشیاء کی مقدار بھی معلوم ہونی چاہے۔ اگر وہ چیز تاجروں کے عرف میں وزن کے ذریعے متعین کی جاتی ہو تو اس کا وزن اور اگر اسکی مقدار کا تعین پیمائش کے ذریعہ ہوتی ہو تو اس کی پیمائش کا تعین ضروری ہے اس سلسلے میں تمام ممکنہ تفصیلات واضح طور پر ذکر کر لینی چاہئیں [22] مسلم فیہ کی سپردگی کی تاریخ بھی عقد کے اندر ہونی چاہیے۔

(۵) بیع سلم ایسے اشیاء میں نہیں ہو سکتی جن کے آپس میں تبادلے کے وقت بدلین کی فوری ادائیگی ضروری ہوتی ہے، مثال کے طور پر اگر سونے کی بیع چاندی کے بدلے ہو رہی ہے تو شرعاً ضروری ہے کہ دونوں چیزوں کی ادائیگی ایک ہی وقت میں ہو یہاں بیع سلم کارگر نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اگر گندم کی بیع جو کے بدلے ہو رہی ہو تو بیع کے صحیح ہونے کے لئے اس صورت میں سلم کا معاہدہ جائز نہیں۔[23] کیونکہ اشیائے ربویہ میں خلاف الجنس اشیاء کے ایک دوسرے کے ساتھ تبادلے کی صورت میں تماثل یعنی دونوں اشیاء کا ایک ہی جتنا ہونا اگرچہ ضروری نہیں لیکن ان اشیاء کا دست بدست ہونا ضروری ہے اور عقد سلم میں تو ان اشیاء میں ایک کی ادائگی تو اس وقت ہو گی لیکن مسلم فیہ کی ادائگی تو موخر ہو گی جس سے ربا الفضل لازم آئے گا۔

ان مذکورہ تمام شرائط پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ان شرائط کو پورا کئے بغیر عقد سلم صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ ان شرائط کا ذکر ایک صریح حدیث میں آیا ہے اس سلسلے میں ایک معروف حدیث یہ ہے۔

من اسلف فی شئ فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی آجل معلوم صحیح[24] جو شخص سلم کرنا چاہتا ہے اسے متعین پیمائش اور متعین وزن میں ایک طے شدہ مدت تک سلم کرنی چاہیے۔

البتہ امام ابو حنیفہؒ کے ہاں اگر مسلم فیہ ایسی چیز ہو کہ اس کے لئے بار برداری وغیرہ کی مشقت برداشت کرنی پڑتی ہو تو صورت میں مسلم فیہ کی سپردگی کی جگہ کا تعین بھی ضروری ہے۔ حضرات صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ جگہ کے تعین کی ضرورت نہیں بلکہ جس جگہ عقد ہوا ہو اسی جگہ مسلم فیہ کی سپردگی ہو گی[25] حضرات علماء کرام نے دونوں اقوال میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ جس جگہ عقد ہوا ہوا گر وہ مبیع کی سپردگی کے

مناسب نہ ہو مثلاً صحرا یا دریا میں کشتی کے اندر یا اس جگہ تک مسلم فیہ کے پہنچانے میں بار برداری وغیرہ کی مشقت اور خرچ برداشت کرنا پڑتی ہو تو اس صورت میں سپردگی کی جگہ کا تعین کرنا بھی ضروری ہے تاکہ بعد میں کسی بھی نزاعی اور پریشان کن صورتحال سے بچا جاسکے۔اور اگر ایسی کوئی صورت نہ ہو تو پھر سپردگی کی جگہ کا تعین ضروری نہیں ہے۔[26]

اسلامی مالیاتی ادارے اور سلم میں سرمایہ کاری

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے جانب سے عقد سلم کو بطور تمویل استعمال کی اجازت اور شریعہ بورڈ سے اس کے ابتدائی معاہدے (ماڈل ایگریمنٹ) منظوری ۲۰۰۵ میں لی گئی اور اسلامی بینکوں کو اسی کے طرز پر معاہدات کی تیاری کی اجازت دی گئی[27] اسی طرح مرکزی بینک کی جانب سے عقد سلم کو زرعی شعبے میں استعمال کرنے کے لئے بھی ایک تفصیلی رہنماہدایت نامہ بھی جاری کیا گیا جس میں زرعی شعبے میں عقد سلم بطور تمویل پر تفصیلی راہنمائی دی گئی [28] جس کے بعد بینکوں نے اسی نہج پر مختلف شعبوں میں عقد سلم کو استعمال کرنے کے لئے پراڈکٹ تیار کرلئے۔ذیل میں گذشتہ پانچ سالوں میں عقد سلم کو بطور تمویل استعمال کرنے کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے:[29]

عقد تمویل	سال	پاکستان کی غیر سودی بینکاری کی کل سرمایہ کاری میں فیصدی حصہ
سلم	۲۰۱۲	۳فیصد
	۲۰۱۳	۴فیصد
	۲۰۱۴	۴،۵فیصد
	۲۰۱۵	۵،۳فیصد
	۲۰۱۶	۴۔۴فیصد
	۲۰۱۷	۳،۸فیصد

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے جاری کئے گئے اعداد وشمار کی بنیاد پر بنائے گئے درج بالا چارٹ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ۲۰۱۲ میں سلم بطور تمویل کا حصہ کل سرمایہ کاری کا تین فیصد رہا جو ۲۰۱۳ میں ایک فیصد اضافے کے ساتھ ۴ فیصد کے ساتھ کامل سرمایہ کاری کا حصہ بنا رہا اس میں مزید اضافہ ۲۰۱۳ کو دیکھنے میں ملا اور یہی رجحان ۲۰۱۵ میں بھی قائم رہا جب عقد سلم کو اسلامی مالیاتی اداروں میں بطور تمویل مزید اضافے کو ساتھ استعمال کیا اور کل سرمایہ کاری کا ریکارڈ پانچ اعشاریہ تین فیصد تک ریکارڈ کیا گیا لیکن ۲۰۱۶ کے بعد سے اس میں کمی دیکھنے میں آئی اور عقد سلم کی مارکیٹ میں حصہ داری کم ہوتی گئی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عقد سلم کو دوسرے پراڈکٹ کی بنسبت اتنا استعمال نہیں کیا گیا جتنا کہ ہونا چاہئے تھا حالانکہ اس عقد کے جواز کی بنیاد ہی کاروباری طبقے کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دی گئی۔اسی طرح کاروباری طبقے کی ضرورت کو پورا کرنے میں عقد سلم اور استصناع سے بہتر کوئی پراڈکٹ اس حوالے سے نہیں ہو سکتا کہ ان دونوں میں نقدی

فی الفور ادا کی جاتی ہے جو کہ عموماً اسلامی مالیاتی اداروں کے لئے دوسرے پراڈکٹ میں ممکن نہیں ہوتی کیونکہ وہاں پر اثاثے کے بنیاد پر پراڈکٹ کی بنیاد رکھی گئی ہے اور کسٹمر کو لازمی طور پر اثاثے کے حوالے سے معاملہ کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً مرابحہ اور اجارہ میں اثاثہ ہی خرید ایا کرائے پر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح مشارکہ متناقصہ میں بھی اثاثے کی بنیاد پر شرکت الملک قائم کی جاتی ہے جس میں عقد اجارہ اور خرید و فروخت کا معاملہ بھی ہوتا ہے۔ عقد سلم اور استصناع یا کسی حد تک تجارہ کا پراڈکٹ (اس پراڈکٹ میں پہلے سے گاہک کے پاس موجود اشیاء کو بینک گاہک سے خرید لیتا ہے اور ان اشیاء کے بدلے میں بینک گاہک کو ان اشیاء کی قیمت کی ادائگی کرتا ہے جس سے گاہک اپنی کوئی بھی ضرورت پوری کر لیتا ہے اور بینک پھر اسی گاہک کو ان اشیاء کی مارکیٹ میں فروختگی کا وکیل بناتا ہے گاہک جب بحیثیت وکیل ان اشیاء کو فروخت کر لیتا ہے تو وہ رقم بحیثیت وکیل اپنی فیس منہا کر کے باقی بینک کو جمع کر لیتا ہے) جس کو کچھ اسلامی مالیاتی ادارے استعمال کر رہے ہیں گاہک کی فی الفور ضرورت نقد کی صورت میں پورا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان تینوں میں پراڈکٹ میں گاہک کو نقد رقم ملتی ہے جس کو وہ اپنی ضروریات میں بغیر کسی شرط کے استعمال کر سکتا ہے۔ اس لئے ان اعداد و شمار سے اس حقیقت کی عکاسی ہوتی ہے کہ عقد سلم کو اس طریقے سے مارکیٹ نہیں کیا گیا جس طرح سے کرنا چاہیئے تھا۔

اسلامی مالیاتی اداروں میں بیع سلم بطور پراڈکٹ:

عقد سلم کا استعمال Bill Discounting میں:

بل ڈسکاونٹنگ:[30] کا استعمال مالیاتی اداروں میں برامدات کے ضمن میں ہوتا ہے جب کوئی برآمد کنندہ کسی کو کوئی چیز بنوا کر دے دیتا ہے اور اس کو درآمد کنندہ کا بینک فی الفور ادائگی نہیں کرتا بلکہ اس ادائگی میں ابھی وقت ہو مثلاً کوئی شخص پاکستان سے ایک لاکھ ڈالر کی ٹیکسٹائل کی مصنوعات یکم جنوری کو امریکہ برآمد کرتا ہے اور امریکہ میں جو درآمد کنندہ ہے اس نے جو ایل سی کھلوائی ہے اس کے طرف سے ادائگی کا وقت ۱۵ فروری ہے اور یہ شخص چاہتا ہے کہ اس کو ابھی نقد رقم مل جائے تاکہ وہ اپنی ضرورت پوری کر لے تو سودی مالیاتی اداروں میں اس کا حل یہ ہے وہ اس ایک لاکھ ڈالر کے بل کو (تصدیق شدہ) کو ایک لاکھ ڈالر سے کم میں خرید لیتا ہے اور اس کمی کا تعین وقت کے حساب سے ہوتا ہے کہ رقم ملنے میں جتنی زیادہ مدت ہوگی اتنی ہی بینک زیادہ کٹوتی کرے گا اور کٹوتی کے بعد بینک اس شخص کو باقیماندہ رقم ادا کر لیتا ہے اور بینک اس شخص سے وہ بل خرید لیتا ہے۔ بعد میں جب وہ مقررہ وقت پر امریکہ کا شخص یا ادارہ اس رقم کی ادائگی کرتا ہے تو بینک اس رقم کو خود وصول کرتا ہے۔ اس طریقہ کار کو بل ڈسکاونٹنگ کہا جاتا ہے۔[31]

شرعی حوالے سے علماء کرام اس طرح کے کسی بھی عقد کو منع کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس عقد میں جہاں اصل دائن اپنے دین کو بیچ دے اور تمام ذمہ داریوں سے فارغ ہو جائے جیسا کہ (without recourse) کی صورت میں ہوتا ہے تو یہ عقد بیع الدین بالنقص من الدین یعنی دین کو اس کے اصل مقدار سے کم میں بیچنے صورت ہے جس کی اجازت نہیں اور جہاں اصل دائن کا ذمہ مکمل طور پر فارغ نہ ہو تو اس کو حوالۃ الدین من غیر من علیہ الدین کہنے کی گنجائش بن سکتی ہے لیکن اس صورت میں چونکہ حوالہ اصل رقم سے کم پر ہوتا ہے اس لئے یہ بھی

حوالۃ الدین بالنقص من الدین کی صورت میں داخل ہو جاتا ہے جس سے بھی منع کیا گیا ہے۔[32]

بل ڈسکاونٹنگ کے متبادل کے طور پر بیع سلم استعمال کے لئے بعض علماء نے گنجائش دی ہے۔اگرچہ بعض علماء کاغذی کرنسی پر انہی احکامات کو لاگو کرتے ہیں جو کہ دراھم ودنانیر پر لاگو ہوتے ہیں اوران کے ہاں کاغذی کرنسی کی ثمنیت بالکل اسی طرح ہے جس طرح دراھم ودنانیر کی ہے اوران کے تبادلے پر بھی بیع صرف کے احکامات لاگو ہوں گے لہذا ایک ہی جنس کی کرنسی کے تبادلے کی صورت میں ان کا مساوی ہونا ضروری ہے اسی طرح مختلف الجنس کرنسی کے تبادلے کی صورت میں اس میں زیادت کی اجازت تو ہے لیکن اس میں نسیئہ کی گنجائش نہیں ہے اس لئے ان حضرات کے ہاں کرنسی میں سلم کی گنجائش نہیں ہے۔[33] ان کے ہاں کاغذی کرنسی کلی طور پر درھم ودینار کی مانند ہے اوراس پر وہی احکامات لاگو ہوں گے نہ فلوس کے احکامات۔اس لئے ہم جنس کرنسی کی آپس میں تبادلے کی صورت میں اضافے کی اجازت نہیں جس طرح درھم ودینار کے ہم جنس سے تبادلے کی صورت میں اضافے کو منع کیا گیا ہے،اسی طرح اگر کرنسی کا تبادلہ کسی اور جنس کی کرنسی کی ساتھ ہو رہا ہے تو اس صورت میں اگرچہ اضافہ کی گنجائش ہے جس طرح درھم اور دینار کے آپس میں تبادلے کی صورت میں اضافہ جائز ہے لیکن اس صورت میں نسیئہ یعنی ادھار کی پھر بھی گنجائش نہیں ہے۔[34]

جن علماء کے ہاں کرنسیوں کے خلاف الجنس تبادلے کی صورت میں نسیئہ کی گنجائش ہے ان کے ہاں مروجہ کاغذی کرنسی میں عقد سلم جائز ہے،ان کے قول کی بنیاد یہ ہے کہ کرنسی نوٹ تو ثمن عرفی ہیں نہ کہ ثمن خلقی اوراس پر ثمن عرفی کے احکامات لاگو ہوں گے ان کے ہاں کاغذی کرنسی پر فلوس کے احکامات جاری ہوں گے نہ کہ ثمن خلقی یعنی درھم ودینار کے،جیسا کہ فقہاء احناف فلوس اور دراھم ودنانیر میں فرق کے قائل ہیں۔البتہ فلوس کے تبادلے کی صورت میں حضرات شیخین کے ہاں چونکہ متعاقدین کی رضامندی سے ان فلوس کی ثمنیت کو ختم کیا جا سکتا ہے جس کے بعد یہ ثمنیت سے نکل کر عروض میں داخل ہو جاتے ہیں اس لئے ان کے ہاں ثمنیت کے خاتمے پر رضامندی کے بعد ایک فلس کا دو فلس کے ساتھ تبادلہ جائز ہے۔لیکن حضرت امام محمد رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ فلوس سے ثمنیت کا انتزاع فقط فریقین کی رضامندی سے نہیں ہو سکتا اس لئے ان کے ہاں ایک فلس کا تبادلہ دو فلس سے نہیں ہو سکتا۔[35]

البتہ امام محمد رحمہ اللہ کے ہاں بھی فلوس کے آپس میں تبادلے کی صورت میں ادھار کی گنجائش ہے کیونکہ ان کے نزدیک فلوس پر دراھم و دنانیر کے کلی احکامات لاگو نہیں ہوتے۔اور یہی رائے حضرات شیخین رحمھم اللہ کی بھی ہے۔اسی رائے کو لے کر عصر حاضر کے بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ موجودہ نقود اور کرنسی پر فلوس کے احکامات لاگو ہوں گے اور چونکہ فلوس میں ایک ہی جنس کے ساتھ تبادلے کی صورت میں اضافے کی گنجائش نہیں (جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ کی رائے ہے) اس لئے موجودہ کرنسیوں میں کسی کرنسی کا اسی کرنسی کے ساتھ تبادلے کی صورت میں بھی مساوات کا ہونا ضروری ہے۔اسی طرح مختلف الجنس ہونے کی صورت میں اضافے کی بھی اجازت ہے اور چونکہ فلوس کی آپس میں بیع کو بیع صرف بھی نہیں کہا جا سکتا اسی لئے جیسا کہ فلوس میں ادھار جائز تھا اسی طرح ان کرنسیوں کے تبادلے کی صورت میں بھی ادھار کی گنجائش دی گئی ہے۔ان علماء کے ہاں اس بات کی گنجائش ہے کہ ایک کرنسی کو دوسری کرنسی کے عوض بیچا جائے اور ایک کرنسی پر قبضہ

کیا جائے اور دوسری کرنسی پر قبضہ موخر ہو۔اسی بنیاد پر ان کے ہاں کرنسی میں عقد سلم کی بھی گنجائش دی گئی ہے۔تاہم مجوزین حضرات علماء میں سے حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے یہ شرط بھی لگائی ہے کہ جس دن کرنسی کی خرید وفروخت ہو رہی ہو اس دن کی قیمت لگانے سے ہی اس معاملے کی اجازت ہوگی تاکہ سود کا دروازہ نہ کھلے۔[36]

ان علماء کی رائے کی بنیاد پر عقد سلم کے تحت کچھ مالیاتی اداروں نے بل ڈسکاونٹنگ کے لئے پراڈکٹ پیش کی اور بہت سارے مالیاتی اداروں نے ان کی دیکھا دیکھی اس کو بطور پراڈکٹ قبول کر لیا۔اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے بھی مالیاتی اداروں کو عقد سلم کے تحت ڈسکاونٹنگ کے حوالے سے ہدایات جاری کی ہیں جس میں کرنسی میں عقد سلم کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہوئے اس کے لئے اسی دن کا ریٹ طے کرنے کا حکم لگاتے ہوئے بینک کے شریعہ ایڈوائزر کو اس بات کا پابند کیا کہ وہ اس معاملے کی نگرانی کرے اور خود اس بات کو یقینی بنائے کہ سلم میں ایکسچینج ریٹ اسی دن کا لگایا گیا ہے۔[37]

بل ڈسکاونٹنگ میں عقد سلم کا طریقہ کار:

اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ایکسپورٹر یعنی برامد کنندہ جس کے پاس LC Bills موجود ہیں لیکن اس کو ان بلز کی رقم مستقبل کی کسی تاریخ کو وصول ہوگی اور اس کو فی الحال رقم کی ضرورت ہے تو بینک اس کے طرف سے عقد سلم کی درخواست کی منظوری کے بعد اس کے ساتھ Master Agreement for purchase of foreign Currency (MAFPFC) پر دستخط کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مستقبل میں جب جب بھی اس کو ضرورت ہوگی تو بینک اس کے ساتھ متفق شدہ شرائط پر کرنی کا عقد سلم کرے گا یعنی اس س کو پاکستانی کرنسی فی الفور دے کر اس سے بیرونی کرنسی مثلاً ڈالر خریدے گا جس کی سپردگی وہ مستقبل میں کرے گا۔اس عقد میں پاکستانی کرنسی بطور راس مال السلم اور بیرونی کرنسی مثلاً ڈالر مسلم فیہ ہوگی۔

مالیاتی ادارہ برامد کنندہ سے ان کے بلز بطور سیکیورٹی رکھ لیتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہوتے ہیں کہ اس نے اشیاء برآمد کی ہیں جن کے عوض اس کو مستقبل میں فارن کرنسی ملے گی۔

بینک کا ٹریژری ڈپارٹمنٹ کسٹمر یعنی برامد کنندہ کے ساتھ عقد سلم کے طور پر کرنسی خریدنے کے حوالے سے ریٹ کا تعین کرتا ہے کیونکہ بینک نے مسقبل میں ملنے والی کرنسی کے بدلے میں فی الحال پاکستانی کرنسی کی ادائگی کرنی ہوتی ہے۔اس مرحلے پر یہ ضروری ہے کہ اس وقت اس دن کا مارکیٹ ریٹ ہی متعین کیا جائے اور اسی پر سودا کیا جائے۔اسی طرح اس ایگریمنٹ میں ان تمام شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے جو عقد سلم کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں مثلا مسلم فیہ کی جنس،نوع، مقدار وغیرہ اس صورت میں کرنسی کی جنس، مقدار وغیرہ کا خیال رکھنا ضروری ہے اس کے بغیر عقد سلم درست نہیں ہوگا۔

بینک کبھی کبھی برآمد کنندہ کو بلز کے علاوہ دوسری اشیاء کو بھی بطور سیکیورٹی رکھنے کا کہہ سکتا ہے تاکہ مسلم فیہ کی عدم وصولیابی کی صورت میں وہ ان اشیاء کو بیچ کر ان سے اپنی رقم وصول کرلے۔

اس عقد کا نام اگرچہ ڈسکاونٹنگ آف بل کے متبادل کا ہے اور اس میں برآمدی بلز کو بطور ضمانت رکھوایا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہ کرنسی کا عقد سلم ہے۔اس لئے مسلم فیہ کی ادائگی کے لئے جو وقت متعین ہوا ہے کسٹمر اس وقت مسلم فیہ کی حوالہ کرنے کا پابند ہے۔اگر برامدی بل کیش نہ ہو یا اس کی ادائگی میں تاخیر ہو تو صرف اسی بنیاد پر مسلم فیہ کی ادائگی میں تاخیر کرنا درست نہیں۔البتہ بینک اپنی طرف سے کچھ مہلت دے سکتا ہے۔[38]

برآمدی بلز کے حامل کے لئے کرنسی کے عقد سلم کا فلو چارٹ Flow Chart

↓

برآمد کنندہ ــــــــــــــــــــــــــــ بینک

MAPFC پر دستخط

↓

برآمد کنندہ کی جانب سے ایکسپورٹس بلز سمیت بینک آمد

↓

بینک اور برآمد کنندہ کے درمیان کرنسی، ریٹ اور مقدار کا تعین

↓

بینک اور برآمد کنندہ میں عقد سلم پر دستخط۔ جس کی رو سے بینک فی الحال پاکستانی روپے کی ادائگی کر کے غیر ملکی کرنسی خریدتا ہے جس کی سپردگی برآمد کنندہ مستقبل کے متعین شدہ تاریخ کو کرے گا

↓

بینک بطور ضمانت برامدی بلز کو رکھ سکتا ہے اسی طرح برآمدی بلز کے علاوہ بھی بطور ضمانت طلب کر سکا ہے

عقد سلم کا استعمال بصورت سلم بمعہ وکالہ Salam plus Agency:

یہ عقد بنیادی طور پر سلم بمعہ ایجنسی کے ماڈل کے تحت ہوتا ہے۔اس میں ابتداء کلاینٹ جب رقم کے حصول کی خاطر بینک سے رابطہ کرتا ہے تو بینک اس کے کاروبار کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے اس کو پیشکش کرتا ہے کہ جس کاروبار سے کلاینٹ منسلک ہے اسی کی تیار شدہ اشیاء جو مستقبل میں گاہک بینک کو فراہم کرے گا نقد رقم کے عوض فروخت کر دے اور اس رقم سے اپنی ضرورت پوری کر دے۔اس وقت عقد سلم کے تحت دونوں کے درمیان ساری تفصیلات طے ہو جاتی ہیں۔بینک اور کلاینٹ کے درمیان عقد سلم کا معاملہ ہو جاتا ہے اور بینک اس چیز کی قیمت ادا کر لیتا ہے ۔جب مسلم فیہ کی ادائگی کا وقت آتا ہے تو اس وقت بینک مسلم فیہ کا قبضہ لے لیتا ہے اور اس کے بعد کلاینٹ کو اس کاروبار سے منسلک ہونے کی وجہ سے اور متعلقہ کاروباری تجربہ ہونے کی وجہ سے ان اشیاء کی فروختگی کے لئے وکیل بناتا ہے۔کلاینٹ ان اشیاء کو مقررہ وقت میں مارکیٹ میں

فروخت کر دیتا ہے اور رقم بینک کے اکاونٹ میں جمع کر دیتا ہے اسی کے ساتھ ہی عقد سلم تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ کبھی کبھی اس عقد سلم میں مسلم فیہ کی ادائگی ایک ساتھ نہیں ہوتی بلکہ وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔ اور بینک اسی پر ہی وقتاً فوقتاً قبضہ کر کے کلاینٹ کو بحیثیت وکیل ان کی فروختگی کا کہتا رہتا ہے اور مارکیٹ میں فروختگی کے ساتھ ساتھ کلاینٹ اس فروختگی کے ملنے والی رقم کو بینک کے اکاونٹ میں جمع کرتا رہتا ہے۔[39]

اس طرح کے عقد سلم کا عمومی طریقہ کار اور اس کے مراحل درج ذیل ہوتے ہیں۔

پہلا مرحلہ: کلاینٹ کی طرف بینک کو دی گئی سلم کی درخواست کی منظوری کے بعد اس مرحلے میں ان دستاویزات کا ذکر کیا جاتا ہے جن پر بینک اور کلاینٹ ابتدائی مرحلے میں دستخط کرتے ہیں۔

1۔ Master Salam Facility Agreement اس دستاویز کو اس وقت دستخط کیا جاتا ہے جب مالیاتی ادارہ اور کلائنٹ اس بات پر متفق ہو جائیں کہ دونوں عقد سلم کریں گے۔ یہ دستاویز ایک طرح سے میمورنڈم آف انڈرسٹینڈنگ یعنی باہمی سمجھوتے کی دستاویز کا کام کرتا ہے جس میں فریقین کی ذمہ داریاں اور دونوں کا اسکوپ تحریر کیا گیا ہوتا ہے۔ مثلاً یہ کہ سلم کی مدت کتنی ہوگی، اس کی مالیت کتنی ہوگی، کن کن اشیاء کا سلم ہوگا، اسی طرح اس دستاویز میں یہ بھی مذکور ہوتا ہے کہ ونوں فریق اپنی اپنی ذمہ داریوں کی احسن طریقے سے ادائیگی کریں گے۔

2۔ Master Agency Agreement یہ مالیاتی ادارے کے طرف سے کسٹمر کو عمومی ایجنٹ یا وکیل بنانے کی دستاویز ہے جس کے ذریعہ بینک اسی کسٹمر کو جس سے عقد سلم ہوا ہے کو بطور وکیل نامزد کرنے کا ایک طرح سے سمجھوتہ کرتا ہے۔ اس میں بطور وکیل اس کی ذمہ داریوں کا تذکرہ ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ بطور وکیل اس کے معاوضے کا بھی ذکر ہوتا ہے۔

3۔Security Documents: وہ دستاویزات جن کا تعلق رسک یا خطر کو کم کرنے سے ہوتا ان کو بھی اسی وقت کلاینٹ سے دستخط کرا لیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کسٹمر بروقت ان اشیاء کو فراہم نہ کرے ان کی فراہمی میں ٹال مٹول کرے۔ یا ناقص اشیاء ی فراہمی ہو تو اس صورت میں مالیاتی ادارہ ان نقصان کی تلافی کے لئے اور رسک کی کمی کے لئے کچھ ضمانتیں لیتا ہے جن میں شخصی ضمانتوں سے لے کر ادارہ جاتی ضمانتیں شامل ہو سکتی ہیں۔

دوسرا مرحلہ: یہ وہ مرحلہ ہے جس میں کلاینٹ اور مالیاتی ادارہ عملی طور پر سلم کرتے ہیں اور مالیاتی ادارہ کلاینٹ کے ساتھ عقد سلم کرتا ہے۔ اسی وقت سے عقد سلم شروع ہو جاتا اور فریقین پر عقد سلم کے تمام احکام لاگو ہوتے ہیں۔ اس مرحلے میں درج ذیل دستاویزات پر دستخط ہوتے ہیں۔

4۔Salam Contract اس دستاویز کو حقیقی معنوں میں عقد سلم کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس دستاویز پر دستخط کے وقت ان تمام شرائط کا لحاظ کیا جانا ضروری ہوتا ہے جو عقد سلم کے لئے ضروری ہیں، مثلاً مسلم فیہ کی مقدار، اس کی صفات، تعداد، اس کی قیمت، تاریخ سپردگی، سپردگی کی جگہ،۔ نیز راس مال السلم یعنی مستقبل میں ملنے والے مال کی قیمت کی ادائگی چونکہ سلم میں فی الفور ضروری ہے اس لئے اس وقت مسلم فیہ کی قیمت کی ادائگی بھی ضروری ہے۔

تیسرا مرحلہ: جب مسلم فیہ کی سپردگی کا وقت آتا ہے تو کلائینٹ کے طرف سے مال کی سپردگی اور مالیاتی ادارے کی جانب سے اس مال کو قبضہ میں لینے کے لئے درج ذیل دستاویزات کا تبادلہ ہوتا ہے:

5.Goods Conformity Cirtificate اس دستاویز میں کلائینٹ بینک کو اطلاع دیتا ہے کہ وہ مطلوبہ اشیاء جن کا عقد سلم کے ذریعہ آرڈر دیا گیا تھا سپردگی کے لئے تیار ہیں اور وہ اشیاء ان تمام مواصفات اور شرائط کے مطابق ہیں جن کا سلم کے عقد میں فریقین کے دستخط شدہ دستاویز میں ذکر کیا گیا ہے۔

6: Goods Receiving Note: اس دستاویز کے ذریعہ بینک اس بات کی یقین دہانی دیتا ہے کہ مالیاتی ادارے نے مسلم فیہ کو قبضے میں لے لیا ہے اور اس کی جانچ بھی کی ہے۔

چوتھا مرحلہ: یہ آخری مرحلہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے پہلے عقد سلم اختتام کو پہنچ چکا ہوتا ہے اور مسلم فیہ کا رسک مالیاتی ادارے کا ہوتا ہے اس مرحلے میں اگر ان اشیاء کو کوئی آفت سماوی یا بنا کسی کے تعدی و تقصیر کے نقصان پہنچتا ہے تو اس کی ذمہ داری مالیاتی ادارے کی ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر مالیاتی ادارہ اور کلائینٹ ایجنسی ایگریمنٹ کرتے ہیں جس کے تحت دونوں کے درمیان اس مرحلے پر وکیل اور موکل کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ اور وکیل کا قبضہ، شرعاً قبضہ امانہ متصور ہوتا ہے جس میں تعدی اور تقصیر کے بغیر اثاثے کو پہنچنے والے نقصان کی ذمہ داری وکیل پر نہیں ہوتی اور کلائینٹ بحیثیت ایجنٹ اس مرحلے میں ان اشیاء کے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ اس مرحلے پر مالیاتی ادارے اور کلائینٹ کے درمیان درج ذیل دستاویزات پر دستخط ہوتے ہیں:

7: Agency Agreement اس دستاویز کے ذریعہ بینک کلائینٹ کو بطور وکیل ان اشیاء کی فروختگی کے لئے وکیل بناتا ہے۔ اس میں مدت کا تعین بھی ہو سکتا ہے کہ اس وکالت کی اتنی مدت ہے اور اتنی مدت میں ان اشیاء کی فروختگی کے لئے وکالت کا عقد کیا جا رہا ہے۔

8:Confirmation of sale of Goods جب وکیل ان اشیاء کو بیچ دیتا ہے تو پھر وہ بینک کے ساتھ رابطہ کرتا ہے کہ اس نے ان اشیاء کو بطور بینک کے وکیل کے بیچ دیا ہے اور اس دستاویز کے ذریعہ بینک کو اطلاع دیتا ہے۔ اس دستاویز میں وکیل ان تمام گاہکوں کے نام، بیچی گئیں اثاثوں کی تفصیل اور ان کی قیمت درج کرتا ہے۔

یہ وہ مرحلہ ہوتا ہے کہ جس میں سلم ایک تمویل کے عقد میں منتقل ہو جاتا ہے اور بینک اس عقد کی کمائی کو اپنے شرکاء یا مضاربین کے ساتھ تقسیم کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے جتنے بھی مراحل تھے ان میں بینک نے یا تو مسلم فیہ کے ثمن کی ادائگی کی ہوتی ہے یا اثاثوں کا مالک ہوتا ہے۔ اب اس مرحلے پر چونکہ عقد سلم کے تحت خریدی گئی اشیاء بک گئی ہوتی ہیں اس لئے ان اشیاء کے منافع کو تقسیم کیا جا سکتا ہے۔[40]

عقد سلم کا استعمال بصور سلم متوازی۔Parallel Salam

سلم متوازی کا مفہوم یہ ہے کہ بینک کسی ایک کلائینٹ کے ساتھ کسی اثاثے کی خریداری کا عقد سلم کرے اور اس کو قیمت کی ادائگی کرے اور جن اشیاء کی خریداری کے لئے پہلا عقد سلم کیا گیا ہوا انہی اشیاء کی فروختگی کے لئے کسی دوسرے خریدار کے ساتھ ان اشیاء کی فروختگی کا عقد

سلم کرے جس کے تحت بینک اس کو وہ اشیاء مستقبل کی کسی تاریخ پر ادا کرے گا۔ یہ پراڈکٹ پہلے پراڈکٹ سے تھوڑا مختلف ہوتا ہے، کیونکہ اس میں سلم اور وکالہ کا ملاپ ہوتا ہے۔ جبکہ اس عقد میں بینک دو عقد سلم کرتا ہے ایک بحیثیت بایع اور دوسرا بحیثیت مشتری۔ اور دونوں میں اشیاء ایک جیسی ہوتی ہیں۔ البتہ ان میں بینک کو ایک سلم میں کم وقت کی وجہ سے منافع زیادہ مل جاتا ہے اسی طرح بینک اس بات کے خطرے کو بھی کم کر دیتا ہے کہ اگر اسے ایک سلم کے تحت مسلم فیہ مل جائے اور اس وقت مارکیٹ میں مسلم فیہ کے لئے بائع نہ ملے تو بینک کو اس وقت نقصان ہوگا، اس لئے سلم متوازی کی وجہ سے بینک کو اس کا طرح کا خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ ان اشیاء کو ایک طرح سے فروخت کر چکا ہوتا ہے۔ اگرچہ اس طرح کے دو سلم کرنے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر دونوں عقود ایک دوسرے کے ساتھ منسلک نہ ہوں بلکہ اگر ایک سلم میں بینک کو مسلم فیہ نہ مل سکے تو بینک کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ کہیں اور سے ان اشیاء کی فراہمی کا انتظام کرے۔ کیونکہ دونوں عقود ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کرنا درست نہیں۔[41]

خلاصہ اور سفارشات:

اسلامی مالیاتی اداروں میں عقد سلم کے بطور تمویل استعمال اور ان کے پراڈکٹس کو دیکھتے ہوئے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس عقد کو اس طرح سے زیر عمل نہیں لایا گیا جس طرح سے اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ گاہک کی نقد رقم کی فی الفور ضرورت کو صرف سلم یا کیس حد تک عقد استصناع پورا کر سکتا ہے لیکن مجموعی طور پر دوسرے تمویلی پراڈکٹ کے بنسبت اس کا استعمال بہت ہی کم ہوا ہے اور تدریجی طور پر اس کی مسلسل کمی قابل ستائش نہیں، جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ان مالیاتی اداروں کے کارپردازان کو اس بات پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ سلم کا جواز خلاف القیاس اور خصوصی طور پر ابتداء جس شعبے کے لئے ہوا ہے اس شعبے کو بھی اس سے مستفید کیا جائے یعنی زرعی شعبہ خصوصاً پاکستان جیسے زرعی ملک میں سلم بطور تمویل کا استعمال زرعی شعبے میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگرچہ اس حوالے سے مسائل بھی موجود ہیں اور دوسرے خطرات بھی قابل توجہ ہیں لیکن مالیاتی اداروں کے پراڈکٹ ڈیولپمنٹ کے شعبوں کو اس حوالے سے مزید کام کرنا چاہئے کہ ان خطرات کو کس طرح کم کیا جاسکتا ہے اور کس طرح ایسے پراڈکٹ بنائے جاسکتے ہیں جو کاشتکاروں اور کسانوں کے لئے بھی قابل قبول ہوں اور ساتھ ساتھ مالیاتی اداروں کے لئے نفع بخش ہوں کیونکہ اسی شعبے کی ترقی سے ملک بھی مزید ترقی کرے گا نیز زراعت کا شعبہ براہ راست رزق کے ساتھ وابستہ ہے اور اس شعبے سے سود کا انخلا عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو بھی اس حوالے سے مزید اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے کہ وہ ان مالیاتی اداروں کے لئے زرعی شعبے میں سلم بطور تمویل استعمال کے لئے مزید طرق وضع کرے اور اگر اس حوالے سے قوانین میں نرمی کی ضرورت ہو تو متعلقہ قوانین وہدایات کو زیر غور لائے۔ خصوصاً اس شعبے میں اگر سلم بطور تمویل استعمال کے لئے مالیاتی اداروں کے ساتھ ساتھ تکافل (اسلامک انشورنس) کے اداروں کو ایک ساتھ بٹھا کر اس شعبے کے مسائل اور خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسے پراڈکٹ کے خدوخال وضع کریں جس میں ان مسائل کا تدارک بھی ہو اور متعلقہ خطرات سے نمٹنے کے لئے تکافل کمپنیاں بھی ایسے پراڈکٹ وضع کریں جس سے تمام مالیاتی ادارے فائدہ اٹھائیں۔

یہ نہ صرف ان مالیاتی اداروں کے لئے منافع کا سبب اور کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے ساہوکاروں اور سودی قرضوں سے نجات کا باعث ہوگا بلکہ ملکی معیشت کو حقیقی معنوں میں حلال خطوط پر استوار کرنے کی طرف ایک اہم قدم ہوگا۔

حوالہ جات وحواشی

1. المعجم الوسیط، ابراہیم مصطفی، دارالدعوۃ قاہرہ، ص ۴۴۴
2. البحر الرائق، ابن نجیم، زین الدین ابراہیم ابن محمد، طبع دوم، سن ندارد، دارلکتاب الاسلامی، بیروت، ج ۶، ص ۱۶۸
3. الدر المختار، الحصکفی، علاوالدین، طبع دوم، 1992ء دارالفکر بیروت، ج ۵، ص ۲۰۹
4. الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف، ابوالحسن علی بن سلیمان المرداوی، طبع دوم، داراحیاء التراث العربی بیروت ج ۵، ص ۸۴،
5. المغنی، ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ ابن احمد ابن محمد المقدسی، طبع ندارد، سن 1938ء، مکتبۃ القاہرہ، مصر، ج ۴، ص ۱۸۵
6. ردالمحتار، الشامی، ابن عابدین محمد امین، طبع دوم، 1992ء، دارالفکر، بیروت، ج ۴، ص ۲۰۳
7. حوالہ بالا
8. المہذب، الشیرازی، ابراہیم ابن علی ابن یوسف، دارالکتب العلمیہ بیروت، ج ۱، ص ۲۹۷
9. المنھاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، أبوزکریا محيي الدين يحيى بن شرف النووي، طبع دوم، ۱۳۹۲ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت،، ج ۱۱، ص ۴۱
10. مغنی المحتاج، الشربینی، محمد الخطیب، دارالکتب العلمیہ، طبع اول، ۱۹۹۴ء،، ج ۲، ص ۱۵۲
11. الشرح الکبیر، الدردیر، احمد ابن محمد الدردیر الدسوقی المالکی، طبع وسن ندارد، دارالفکر، ج ۳، ص ۱۹۵
12. الجامع لاحکام القرآن القرطبی، ابوعبداللہ محمد ابن احمد شمس الدین، طبع دوم، سن 1964ء، دارالکتب المصریہ، قاہرہ ج ۳، ص ۳۷۷
13. الدر المختار، الحصکفی، علاوالدین، ج ۴، ص ۲۰۹
14. البقرہ، ۲۸۲۔ تفسیر ابن کثیر، ابوالفداء اسماعیل ابن عمر، ج ۱، ص ۳۳۵
15. صحیح مسلم القشیری، مسلم ابن الحجاج، داراحیاء التراث بیروت، ج ۳، ص ۱۲۲۶
16. المغنی، ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ ابن احمد ابن محمد المقدسی، ج ۴، ص ۱۸۵
17. الھدایہ، المرغینانی، برہان الدین ابوالحسن، مکتبۃ الاسلامیہ بیروت، ج ۳، ص ۷۱
18. فقہ المعاملات: عبدالعزیز محمد عزام، 1998ء، مکتبۃ الرسالۃ الدولیۃ للطباعۃ والکمبیوتر، ج 1، ص 628
19. بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد الكاساني الحنفي، طبع دوم، 1986ء دارالکتب العلمیہ بیروت ج ۵ ص ۲۰۸،
20. المغنی، ابن قدامہ، ابو محمد عبداللہ ابن احمد ابن محمد المقدسی، طبع ندارد، سن 1938ء، مکتبۃ القاہرہ، مصر، ج ۴، ص ۳۲۵۔:
21. حوالہ بالا
22. حوالہ بالا
23. فتح القدیر: کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن الھمام، بدون طبع وبدون تاریخ، دارالفکر، ج ۶، ص ۲۲۰،۲۱۹
24. مسلم القشیری، مسلم ابن الحجاج، باب السلم، داراحیاء التراث بیروت، حدیث نمبر 127 ج ۳، ص ۱۲۲۶

25. بدائع الصنائع، الکاسانی، علاء الدین ابو بکر ابن مسعود، ج ۵، ص ۲۱۳

26. المدخل للفقہ المصرف، محمد طاہر منصوری، الشریعہ اکیڈمی اسلامک انٹرنیشنل اسلام آباد، ص ۲۷۰۔

27. http://www.sbp.org.pk/press/Essentials/Salam%20Agreement.htm
28. http://www.sbp.org.pk/acd/2011/C3-Annx.pdf
29. http://www.sbp.org.pk/ibd/bulletin/2015/IBB-Dec-2015.pdf
http://www.sbp.org.pk/ibd/bulletin/2018/Sep.pdf
http://www.sbp.org.pk/ibd/bulletin/2014/IBB-Dec-2014.pdf
30. http://www.sbp.org.pk/ibd/Handbook-IBD.pdf
31. http://www.businessdictionary.com/definition/discounted-bill.htm
32. AAOIFI Sharia Standards, 16,clause #5.1 Commercial Papers
33. AAOIFI Sharia Standards #10 Salam and Parallel salam, Clause,3/2/4
34. Shari'a Standard No. (1)Trading in Currencies

35. فتح القدیر، کمال الدین، ابن الہمام، ج ۶، ص ۱۶۲

36. فقہ البیوع، مفتی محمد تقی عثمانی، مکتبہ معارف القران کراچی، طبع اول، ۲۰۱۵ء، ص ۷۴۹

37. http://www.sbp.org.pk/ibd/2014/CL2.htm
38. https://www.sindhbankltd.com/Bai%20Salam%2031.3.2014.pdf
39. https://www.dibpak.com/index.php/sme-banking/business-short-term-products
40. Manual of salam, prepard by Dubai Islamic Bank, p 4 to 5
41. An Introduction to Islamic Finance,Mufti Muhammad Taqi Usmani, Kluwar law international, The Hague London, Newyork.,P 88